OPEN ACCESS
Iḥyāʾal ʿulūm
ISSN (Online): 2663-6263
ISSN (Print): 2663-6255
www.joqs-uok.com

Iḥyāʾal ʿulūm, Vol.:24, Issue:1, Jan-June 2024
PP: 47-61

اسلامی مالیات میں ای کامرس اور آن لائن ٹریڈنگ :ایک تحقیقی مطالعہ

A Research Study on E-commerce and Online Trading in Islamic Finance

Muhammad Shahid Naeem
PhD Scholar Islamic Studies
Department of Islamic Thought, AIOU, Islamabad
shahidnaeem52@gmail.com

Dr. Ahmad Raza
Assistant Professor
Department of Islamic Thought, AIOU, Islamabad
ahmad.raza@aiou.edu.pk.

Abstract

To Exchange the goods, services and information over the internet is called ecommerce. Online trading encompasses the digital buying and selling of intangible assets over the internet. This practice includes various forms such as share trading, forex trading, commodity trading, crypto trading, and Meta trading. It is important to note that e-commerce and online trading share similarities, online trading is essentially a subset of e-commerce. In e-commerce, a wide array of goods, services, and information, both tangible and intangible, are exchanged online. In contrast, online trading primarily deals with the exchange of liquidity in non-tangible or tangible assets. Additionally, it's crucial to emphasize that online trading in the context of Islamic Finance requires careful examination and adherence to Islamic principles and guidelines. This research study aims to fill existing knowledge gaps and provide valuable insights into the intersection of Online Trading and Islamic Finance. The findings from this study can potentially be applied in practical market scenarios with confidence and without hesitation.

Keywords: *E-commerce, Online Trading, Islamic Finance, Shares, Meta*

CC BY

ای کامرس اور آن لائن ٹریڈنگ کا تعارف

عام طور پر ای کامرس اور آن لائن ٹریڈنگ کے بارے میں عوام الناس میں غلط فہمی پائی جاتی ہے اور انھیں ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط کر دیا جاتا ہے جبکہ حقیقتاً ایسا نہیں ہے بلکہ ای کامرس ایک وسیع اصطلاح ہے جبکہ آن لائن ٹریڈنگ اس کا ایک ٹول ہے۔ ای کامرس انگریزی زبان کے دو حروف Electronic اور Commerce کا مجموعہ ہے۔ جس کا مطلب ہے برقی تجارت۔ ای کامرس ایک ابھرتا ہوا تصوّر ہے جو انٹرنیٹ سمیت کمپیوٹر نیٹ ورک کے توسط سے مصنوعات، خدمات اور معلومات کی خرید وفروخت یا تبادلے کے عمل کو بیان کرتا ہے۔ ای کامرس سے مراد کسی بھی چیز کی خرید وفروخت، خدمات اور معلومات کے تبادلے کو انٹرنیٹ کے ذریعے سر انجام دینے کا عمل ای کامرس (E-Commerce) کہلاتا ہے۔[1]

آن لائن ٹریڈنگ بھی دو انگریزی الفاظ، آن لائن اور ٹریڈنگ کا مجموعہ ہے جس کا معنیٰ ہے انٹرنیٹ کے ذریعے تجارت کرنا، آن لائن ٹریڈنگ قلیل مدتی بنیادوں پر کی جانے والی تجارت ہے۔ اصطلاحی طور پر اس سے مراد لیکیوڈ (liquid assets) اثاثہ جات مالی آلات (financial instruments) کا انٹرنیٹ کے ذریعے لین دین کرنا ہے۔ یعنی آن لائن ٹریڈنگ ایک ایسا عمل ہے جس میں مالی اشیاء جیسے کہ اسٹاکس، بانڈز، کموڈیٹیز، کرنسیز یا ڈیری ویٹوز وغیرہ کو خریدنے اور بیچنے کا عمل انٹرنیٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے، جو کہ ٹریڈنگ پلیٹ فارمز/ بروکریج فراہم کرنے والی ویب سائٹس یا ایپس کے ذریعے کیا جاتا ہے[2]۔ لیکویڈ اثاثہ جات ایک جدید اصطلاح ہے اس سے مراد ایسے اثاثہ جات ہیں جنھیں انٹرنیٹ کے ذریعے فی الفور خریدا اور فروخت کیا جا سکے، انھیں فروخت کرنے کے لیے کسی خریدار کا انتظار نہ کرنا پڑے بلکہ ایک کلک پر اثاثہ جات منتقل کیے جا سکیں۔

(الف)۔ ای کامرس کی اقسام، پلیٹ فارمز کا تعارف:

ای کامرس کی بنیادی طور پر درج ذیل اقسام ہیں باقی پھر ان کی ذیلی یا متعلقہ اقسا ہیں:

1. بزنس ٹو بزنس (B2B)
2. بزنس ٹو کنزیومر (B2C)
3. کنزیومر ٹو بزنس (C2B)
4. کنزیومر ٹو کنزیومر (C2C)

1۔ بزنس ٹو بزنس (B2B)

بزنس ٹو بزنس ای کامرس سے مراد ایک بزنس کمپنی کا دوسری بزنس کمپنی سے انٹرنیٹ کے ذریعے اشیاء، خدمات یا معلومات کا تبادلہ کرنا ہے۔

2۔ بزنس ٹو کنزیومر (B2C)

بزنس ٹو کنزیومر ای کامرس سے مراد ایک بزنس کمپنی کا کسی کنزیومر سے انٹرنیٹ کے ذریعے اشیاء، خدمات یا معلومات کا تبادلہ کرنا ہے۔

مذکورہ بالا دونوں اقسام سے متعلقہ مشہور ترین ای کامرس کمپنیوں میں ایمازون، علی بابا، ای بے، شاپی فائے اور بگ کامرس سر فہرست ہیں، ان کے علاوہ بھی کئی ایک کمپنیاں مارکیٹ میں کام کر رہی ہیں۔ یہ کمپنیاں دونوں طرح کی سہولیات فراہم کرتی ہیں۔

3۔ کنزیومر ٹو بزنس (C2B)

کنزیومر ٹو بزنس ای کامرس سے مراد کسی بھی کنزیومر کا کسی بزنس کمپنی سے انٹرنیٹ کے ذریعے اشیاء، خدمات اور معلومات کا

تبادلہ کرنا ہے۔ دنیا کی مشہور ترین سی ٹو بی کمپنیوں میں ای ورلڈ ٹریڈ (eWorldTrade)، فائیور (Fiverr)، اپ ورک (Upwork) اور ایئر بی این بی (Airbnb) کا شمار ہوتا ہے۔

4۔ کسٹمر ٹو کسٹمر (C2C)

سی ٹو سی ای کامرس سے مراد کسی کسٹمر کا کسی دوسرے کسٹمر سے براہ راست انٹرنیٹ کے ذریعے اشیاء، خدمات اور معلومات کا تبادلہ کرنا ہے۔ دنیا کی مشہور ترین سی ٹو سی کمپنیوں میں ای ورلڈ ٹریڈ (eWorldTrade)، مرکری (Mercari)، ای بے (eBay)، اور ایٹ سائے (Etsy) کا شمار ہوتا ہے۔

ای کامرس کی مصنوعات/مبیعات کا تعارف اور شرعی جائزہ

ای کامرس میں حسی اور غیر حسی دونوں طرح کی مصنوعات کے ساتھ ساتھ خدمات اور معلومات کا بھی لین دین کیا جاتا ہے۔اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ حسی مصنوعات میں ہر طرح کی اشیائے صرف کا شمار کیا جاتا ہے جبکہ غیر حسی اشیاء میں لیکویڈ اثاثہ جات کے علاوہ دیگر ڈیجیٹل پروڈکٹس مثلاً: گیمز، ایپلی کیشنز، ویب سائٹس، اکاؤنٹس وغیرہ۔

۲۔ خدمات میں بھی دونوں طرح کی خدمات شامل ہیں چاہے وہ طبعی طور پر سرانجام دی جائیں یا وہ انٹرنیٹ کے ذریعے مجازی طور پر سرانجام دی جائیں۔ مثلا؛ ورچوئل اسسٹنٹ، فری لانسنگ، آن لائن کوچنگ وغیرہ۔

۳۔ اسی طرح معلومات بھی طبعی طور پر فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ مجازی طور پر بھی فراہم کی جاتی ہیں

(ا) منقولی اشیاء کی خرید و فروخت کا شرعی جائزہ

ای کامرس پلیٹ فارم سے جن منقولی اشیاء کا آن لائن لین دین کیا جاتا ہے، وہ روزمرہ استعمال کی حسی اشیاء ہیں۔ مثلاً: کپڑے، اشیائے خورد و نوش، برتن، ادویات، بجلی پر چلنے والے آلات وغیرہ۔ ای کامرس کے میدان میں اس طرح کی اشیاء کی آن لائن خرید و فروخت کی شرعاً اجازت ہے یہاں تک کہ کوئی شرعی ممانعت نہ ہو، وہ شرعی ممانعت چاہے عقد بیع میں ہو جیسے بیع قبل القبض، بیع باطل، بیع فاسد وغیرہ یا پھر ممانعت مبیع میں ہو جیسے غیر مال، غیر مملوکہ شے، معدوم شے یا ایسی شے جو حتی المقدور نہ ہو (ناقابل رسائی) وغیرہ۔اس میں درج ذیل طریقوں سے تجارت کی جاتی ہے:

1. پرائیویٹ لیبل
2. ہول سیل
3. ڈراپ شپنگ
4. ایڈ لسٹنگ

1۔ پرائیویٹ لیبل

پرائیویٹ لیبل سے مراد کسی بھی ای کامرس پلیٹ فارم پر اپنی ذاتی کمپنی کی مصنوعات یا کسی جگہ سے مصنوعات لے کر اپنے لیبل سے بیچنا۔ اس صورت میں ای کامرس پلیٹ فارم صرف مارکیٹ پلیس مہیا کرتا ہے اور اس کا کمیشن وصول کرتا ہے۔ اس طرح کی خرید و فروخت کا قریب قریب وہی حکم ہے جو حسی طور پر خرید و فروخت کا ہے کہ جس بیع میں ارکان و شرائط بیع پائے جائیں وہ بیع جائز ہے۔ خرید و فروخت کی جو صورتیں حسّی طور پہ ممنوع ہیں وہ ای کامرس میں بھی ممنوع ہیں جبکہ جو صورتیں حسی بیع میں حلال ہیں وہ ای کامرس میں بھی

حلال ہیں کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا ہے:

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا[3]

اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

2۔ ہول سیل

ای کامرس پلیٹ فارم پر رجسٹرڈ کسی بھی ایسے ہول سیلر سے سامان خرید کر ای کامرس پلیٹ فارم کے ویئر ہاؤس میں بھجوا دیا جاتا ہے۔ آرڈر وصول کرنے اور مطلوبہ اشیاء خریدار تک پہنچانے کے دو طریقے ہوتے ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہوتا ہے کہ ای کامرس پلیٹ فارم خود ہی یہ فریضہ سرانجام دیتا ہے اور اس کی قیمت وصول کرنے کے بعد اپنا کمیشن کاٹ کر بقیہ رقم مرچینٹ کے اکاؤنٹ میں بھیج دیتا ہے۔

اس طریقہ کا تعلق وکالت سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں ای کامرس پلیٹ فارم کمیشن وصول کر رہا ہے جو کہ وکالہ فیس کے طور پر قبول کیا جا سکتا ہے اور شرعاً وکیل کی بیع کا بھی وہی حکم ہے جو مؤکل کی بیع کا حکم ہے۔ لیکن دو عقد جمع نہیں ہو سکتے، کہ پہلے وہی ای کامرس پلیٹ فارم مرچینٹ کے مال پر وکیل بن کر قبضہ کرے پھر اس کی جانب سے مال آگے فروخت بھی کرے۔ اگر یہ صورت ہو کہ ای کامرس پلیٹ فارم اس مرچینٹ کی جانب سے ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہوئے قبضہ نہیں کر رہا بلکہ مال اس کے بتائے گئے وئیر ہاؤس میں بھیجا گیا جو کہ مرچینٹ کی جانب سے ہی قبضہ سمجھا جائے گا۔ پھر اس مال کو مرچینٹ اپنے آن لائن سٹور سے ہی آرڈر وصول کرے گا اور اسے روانہ کرنے کی ذمہ داری ای کامرس پلیٹ فارم کی ہو گی، اس صورت میں تو مسئلہ نہیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یہ ذمہ داری مرچنٹ خود سرانجام دیتا ہے جبکہ ای کامرس پلیٹ فارم صرف مارکیٹ پلیس مہیا کرتا ہے اور اپنا کمیشن وصول کرتا ہے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ قبضہ سے پہلے فروخت نہ کرے۔ فتح القدیر میں ہے: "جب وکیل اپنی وکالت کی اجرت لے تو یہ شرعاً ممنوع نہیں ہے، جب وکالت جائز عقد کی ہو جو وکیل پر لازم نہ ہو تو اس کے لیے وکالت کی اجرت لینا جائز ہے"۔[4]

3۔ ڈراپ شپنگ

ڈراپ شپنگ سے مراد اپنے آن لائن سٹور پر چند اشیاء کی تصاویر لگا کر آرڈر وصول ہونے کی صورت میں اسی ای کامرس پلیٹ فارم پر رجسٹرڈ کسی دوسرے ہول سیلر سے مطلوبہ چیز خرید کر خریدار کو بھیج دی جاتی ہے۔ اس طرح کی بیع میں شرعاً دو صورتیں ہو سکتی ہیں؛ پہلی صورت وکالت کی ہے کہ وہ خریدار کو اپنی وکالت پیش کرتا ہے کہ وہ اپنے آن لائن سٹور پر درج اشیاء فروخت کر کے ہول سیلر سے اس کی اجرت وصول کر سکتا ہے اور شرعا جائز کام کی وکالت کی اجرت جائز ہے۔ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ ہول سیلر کے جاری کردہ نرخ پر ہی فروخت کرے اور ہول سیلر سے وکالت کا معاہدہ کیا جائے۔ جبکہ تصویر کو دیکھ کر اس پہ کلک کرنے کو ایجاب کے قائم مقام تصور کیا جا سکتا ہے اور مرچینٹ کی جانب سے اس کو قبول کر کے مطلوبہ چیز مہیا کرنا لازم ہو جائے گا، ہول سیلر سے خریدنے کی صورت میں بیع قبل القبض نہ پائی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بیع قبل القبض سے منع فرمایا ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس ایک شخص آتا ہے، وہ مجھے اس چیز کو بیچنے کا پوچھتا ہے جو چیز میرے پاس نہیں ہوتی، تو میں اس سے عقد بیع کر لیتا ہوں، پھر میں اس کے لیے بازار سے خرید لاتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو چیز تمھارے پاس نہ ہو اسے نہ بیچو"۔[5]

4۔ ایڈ لسٹنگ

ایڈ لسٹنگ سے مراد کسی آن لائن سٹور پر موجود اشیاء کی تشہیر کی جاتی ہے خریدار کے ان اشتہارات پر کلک کر کے وہ اشیاء خریدنے کی صورت میں مرچینٹ کی جانب سے اس کا کمیشن اشتہار لگانے والے کو دیا جاتا ہے۔ اس میں اصول یہی ہے کہ جائز چیز کی تشہیر

جائز طریقے سے کرنے پر صحیح بیع کی صورت میں اس کی اجرت اور کمیشن جائز ہے۔ اس کا حکم دلالی والا ہو گا۔ فتاوی شامی میں ہے: "اگر دلال نے کوئی چیز اس کے مالک کی اجازت سے بیچی تو اس کی اجرت بائع (مالک) پر لازم ہو گی۔ اور اگر اس نے بائع اور خریدار کے درمیان کوشش کی اور مالک نے چیز بذات خود بیچی تو عرف اور رواج کا اعتبار ہو گا"۔[6]

(۲) غیر منقولی اشیاء (رئیل اسٹیٹ) کی خرید و فروخت کا شرعی جائزہ

غیر منقولی جائیداد میں مکان، دکان، پلاٹ یا زرعی زمین وغیرہ شامل ہیں۔ ای کامرس کے میدان میں غیر منقولی جائیدادوں کی آن لائن خرید و فروخت کی اجازت ہے ماسوائے شرعاً ممنوع صورتوں کے۔ جیسے غیر مملوکہ جائیداد، مجہول جائیداد، ہبہ کی گئی ایسی جائیداد جس پہ موہوب لہ کی جانب سے قبضہ نہ کیا گیا ہو وغیرہ۔ غیر منقولی جائیداد میں احناف کے نزدیک بیع قبل القبض جائز ہے البتہ ملکی قانون کی جانب سے قبضہ کی شرط ہو تو یہ الگ بات ہے۔ غیر منقولی جائیدادوں میں بیع قبل القبض جائز ہے، شرط یہ ہے کہ وہ موجود ہو، متعین و معلوم ہو۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں ہے: "بیع کا حکم یہ ہے کہ وہ خریدار کے لیے خریدی گئی چیز میں ملکیت کا ثابت ہونا ہے اور بیچنے والے کو فوراً قیمت مل جاتی ہے"۔[7] مجلۃ الاحکام العدلیۃ میں ہے: "خریدار اس چیز کو اپنے قبضے میں لینے سے پہلے کسی دوسرے شخص کو بیچ سکتا ہے اگر یہ رئیل اسٹیٹ ہے، ورنہ نہیں"۔[8]

(۳) غیر حسی اشیاء کی آن لائن خرید و فروخت کا شرعی جائزہ

غیر حسی اشیاء سے مراد ایسی اشیاء ہیں جن کا حسی وجود تو نہیں ہوتا البتہ سافٹ فارمیٹ میں ان کا وجود ہوتا ہے اور انھیں محصور اور مسخر کرنا ممکن ہے اور انھیں مستقبل کے استعمال کے لیے جمع کر کے رکھنا بھی ممکن ہے۔ جیسے بجلی، ڈیجیٹل پروڈکٹس، مثلاً: ای بکس، دستاویزات، سافٹ ویئرز، گیمز، انٹرنیٹ، ملٹی میڈیا (آڈیو، ویڈیو، تصاویر) وغیرہ۔ مال والی خصوصیات کی بنا پر معاصر فقہاء کی جانب سے انھیں مال قرار دیا جا چکا ہے۔ ان کی خرید و فروخت شرعاً جائز ہے۔ کیونکہ شریعت کی اصطلاح میں بیع سے مراد کسی مرغوب چیز کا کسی دوسری مرغوب چیز کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ غیر حسی اشیاء مبیع بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں کیونکہ مبیع کے لیے ضروری ہے کہ وہ مال متقوم ہو بائع کی ملکیت میں ہو اور اس کا وجود ہو، حسی طور پر وجود ضروری نہیں بلکہ معنوی طور پر بھی وجود ہو کافی ہے۔ البتہ ناجائز تصاویر اور ویڈیوز شرعاً مال متقوم نہیں اس لیے ان کی خرید و فروخت ناجائز ہے۔ فتاوی شامی میں ہے: "اسلامی قانون کے مطابق کسی مرغوب چیز کا تبادلہ اسی طرح کی چیز سے کرنا، (غیر مرغوب اشیاء اس سے خارج ہو گئیں جیسے مٹی، مردار اور خون وغیرہ) مفید ہے"[9]۔ فتاوی شامی میں ایک اور مقام پر لکھا ہے: "عقد بیع میں مبیع کی شرائط یہ ہیں کہ وہ موجود ہو، بذات خود مال متقوم ہو اور وہ بائع کی ملکیت میں ہو اور وہ مقدور التسلیم ہو"[10]۔ اس فتاوی میں یہ بھی مذکور ہے: "مال سے مراد وہ چیز ہے جس کی طرف انسان فطری طور پر مائل ہوتا ہے اور ضرورت کے وقت اسے محفوظ کیا جا سکتا ہے"۔[11]

(۴) آن لائن خدمات کا شرعی جائزہ

ای کامرس کے پلیٹ فارم پر خدمات کی آن لائن فراہمی بھی کی جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں تو خدمات کا آرڈر آن لائن کیا جاتا ہے اور خدمات طبعی/حسی طور پر سر انجام دی جاتی ہیں، مثلاً؛ ٹرانسپورٹ کی خدمات، الیکٹریشن، پلمبر یا مکینک کی خدمات وغیرہ۔ جبکہ بعض صورتوں میں خدمات ہی آن لائن فراہم کی جاتی ہیں یعنی وہ خدمات ہی ایسی ہوتی ہیں جو کہ آن لائن فراہم کی جا سکیں، مثلاً؛ ایپ ڈویلپر، ویب ڈویلپر، ویب ماسٹر، گرافک ڈیزائنر، ڈیجیٹل مارکیٹنگ وغیرہ۔ جائز خدمات کی اجرت لینا بھی جائز ہے بشرطیکہ وہ شریعت اسلامیہ کی روشنی میں اجارہ کے اصولوں سے متصادم نہ ہو۔ ناجائز خدمات کی اجرت یا پھر اجارہ کے شرعی اصولوں کے خلاف جائز خدمات کی اجرت بھی ممنوع ہو گی۔ اس کی درج ذیل اقسام ہیں:

- آن لائن ٹرانسپورٹ سروسز اور آن لائن ڈیلیوری سروسز

- فری لانسنگ

آن لائن ٹرانسپورٹ اور ڈیلیوری سروس کا شرعی جائزہ

آن لائن ٹرانسپورٹ اور ڈیلیوری سروسز سے مراد ان سروسز کی بکنگ آن لائن کی جاتی ہے جبکہ سروسز حسی طور پر مہیا کی جاتی ہیں۔ مثلاً؛ ہوائی جہاز، ریلوے اور بس کی آن لائن ٹکٹنگ اور اسی طرح آن لائن ٹیکسی سروسز وغیرہ۔ جبکہ آن لائن ڈیلیوری سروسز میں کارگو سروسز، کوریئر سروسز اور فوڈ ڈیلیوری سروسز کا شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کرکٹ میچ، والی بال میچ سمیت، سینما حال، سرکس اور اس طرح کی سرگرمیوں کے لیے ٹکٹ آن لائن بھی خریدے جاتے ہیں۔

فری لانسنگ

فری لانسنگ سے مراد اپنا ہنر آن لائن استعمال کر کے اجرت حاصل کرنا ہے، شریعت کی رو سے کسی کا اجیر خاص ہونے کے بجائے اجیر مشترک کے طور پر آن لائن خدمات مہیا کرنا ہے۔ آج کل حسی طور پر ہونے والے کاموں کی بکنگ اور ان کا معاہدہ بھی آن لائن کیا جاتا ہے حتیٰ کہ امریکہ اور یورپ جیسے ترقی یافتہ ممالک میں تو پلمبر، کارپینٹر اور الیکٹریشن وغیرہ کی بکنگ تو حسی طور پر قریب قریب مفقود ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ ڈیجیٹل سروسز مثلاً؛ ورچوئل ٹریڈر، ورچوئل اسسٹنٹ، گرافک ڈیزائنر، ویب ڈیزائنر، ویڈیوز ایڈیٹر، فوٹو ایڈیٹر اور دستاویزات کی کمپوزنگ جیسے امور بھی آن لائن سرانجام دے کر اس کے بدلے اجرت وصول کی جاتی ہے۔

مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں اجارہ کے احکام کو مدنظر رکھا جائے گا کہ اگر اجارہ جائزہ کام کا ہو تو اس کی اجرت بھی جائز ہے اور اگر اجارہ ناجائز کام کا ہو تو اس کی اجرت بھی ناجائز ہے۔ آن لائن سروسز کے ذریعے ایجاب و قبول کلک کرنے سے سرانجام پاتا ہے۔ اجارہ کی تمام شرائط و ضوابط اور ارکان عقد کا لحاظ رکھنے سے اجارہ درست اور اس کی اجرت بھی جائز ہو گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ -وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ -وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ -اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ"[12]

"اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو، اور گناہ اور زیادتی کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کو پلانے والے پر اور اسے بیچنے والے پر اسے نکالنے والے پر اور اسے نکلوانے والے پر، اسے اٹھا کر لے جانے والے پر اور اس پر جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے"۔[13]

(۵) آن لائن معلومات کے تبادلہ کا شرعی جائزہ

انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے معلومات فراہم کر کے روزگار حاصل کرنا بھی ای کامرس کا ایک گوشہ ہے۔ آن لائن معلومات کی کئی صورتیں ہیں، مثلاً، ویڈیوز، آڈیوز، تصاویر، ای بکس، ای ڈاکیومنٹس، ملٹی میڈیا پریزنٹیشن اور بلاگ رائیٹنگ کے ذریعے معلومات فراہم کرنا۔ اسی طرح آن لائن ٹیچنگ کے ذریعے اجرت حاصل کرنا بھی اسی کی مثالیں ہیں۔ اس طرح کی معلومات فراہم کرنا اور ان سے روزگار حاصل کرنے کی جائز صورتیں یہی ہیں کہ ان ذرائع سے جائز مواد اور جائز معلومات فراہم کی جائیں۔ ناجائز مواد اور ناجائز معلومات فراہم نہ کی جائیں یہ نہ صرف گناہ جاریہ ہے بلکہ اس سے حاصل ہونے والی اجرت بھی ناجائز ہے۔ یوٹیوب اور اس طرح کے سوشل میڈیا کے دوسرے پلیٹ فارمز کے ذریعے مونی ٹائزیشن کی مد میں اجرت لینے کا بھی یہی حکم ہے کہ ایسی پروڈکٹ اور ایسی کمپنی کی تشہیر کی اجرت جائز ہو گی جس کمپنی کا سسٹم جائز ہو اور اس کی پروڈکٹس بھی جائز ہوں۔ اگر وہ اشتہار ہی گناہوں پر مشتمل ہو تو اس کی اجرت بھی جائز نہیں۔ اس کی درج ذیل اقسام ہیں:

ا۔ آن لائن ٹیچنگ

۲۔ ڈیجیٹل مارکیٹنگ

۳۔ بلاگ رائیٹنگ

۴۔ سوشل میڈیا اور مونی ٹائزیشن

۱۔آن لائن ٹیچنگ کی اجرت

انٹرنیٹ کے ذریعے تعلیم دے کر اجرت لینے کے احکام یہ ہیں کہ جائز علوم کی ٹیچنگ کی اجرت لینا جائز نہیں ہے بلکہ اس وقت کا اجارہ کرنا جائز ہے جبکہ اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ اجارہ کے بنیادی مسائل کو مد نظر رکھا جائے، مثلاً؛ وقت اور اجرت دونوں طے ہوں، بالغ مرد بالغ لڑکی کی اور بالغ عورت بالغ لڑکے کو تعلیم نہ دے، یہی احکام آف لائن پڑھانے کے بھی ہیں۔ جبکہ ناجائز علوم کی ٹیچنگ ناجائز ہو گی مثلاً؛ علم سحر، علم موسیقی اور فحاشی و عریانی اور معصیت پر مشتمل علوم وغیرہ۔ قرآن کی آن لائن ٹیچنگ کی اجرت لینا جائز ہے جیسا کہ البحر الرائق شرح کنزالدقائق میں ہے:

"آج کل فتویٰ قرآن پڑھانے کی اجرت لینے کے جواز پر ہے اور یہ بلخ علمائے متاخرین کا موقف ہے، انہوں نے اس کی اجازت دی اور کہا کہ ہمارے متقدمین نے اس بات کی بناپر یہ کیا جو انہوں نے حفظ کی کمی اور لوگوں کی ان کے لئے خواہش کو دیکھا۔ اور اس لیے کہ حفظ کرنے والوں اور اساتذہ کو بیت المال سے تحفے بلاشرط تحفے تحائف ملتے تھے اور عصر حاضر میں ان میں کمی آگئی اور حفاظ اپنی روزی روٹی میں مشغول ہوگئے، اگر اجرت کے ساتھ تعلیم قرآن کی اجازت نہ دی جائے تو اس طرح تعلیم قرآن کا دروازہ بند ہو سکتا تھا۔ اس لیے انہوں نے مباح ہونے کا فتویٰ جاری کیا اور وقت بدلنے کے ساتھ احکام بھی بدل جاتے ہیں"۔ [14]

۲۔ ڈیجیٹل مارکیٹنگ

انٹرنیٹ کے ذریعے کسی کاروبار یا مصنوعات کی تشہیر کرنا جائز ہے جبکہ اس میں چند بنیادی شرائط ہیں؛ ۱۔ جس کاروبار یا چیز کی تشہیر کی جائے وہ جائز وحلال ہو، ۲۔ تشہیر کے لیے جو ذریعہ اپنایا جائے وہ جائز وحلال ہو، مثلاً؛ موسیقی کا استعمال اور بے پردہ خواتین کے ذریعے نہ کی جائے، ۳۔ تشہیر کی اجرت پہلے سے طے ہو۔ حرام و ناجائز کاروبار کی تشہیر ہو یا حرام و ناجائز ذرائع سے تشہیر کی جائے تو وہ ناجائز ہے۔

''قال ابوحنیفۃ قال سمعت عبد اللہ بن ابی اوفی قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول حبک شیء یعمی ویصم؛ والدال علی الخیر کفاعلہ والدال علی الشر کمثلہ؛ واللہ یحب اغاثۃ اللھفان''[15]

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے سنا انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی چیز کی محبت آدمی کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ اور نیکی پر دلالت کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے اور برائی پر دلالت کرنے والا برائی کرنے والے کی طرح ہے۔

۳۔ بلاگ رائیٹنگ، سوشل میڈیا اور مونی ٹائزیشن

انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف ویب سائیٹس پر بلاگ لکھ کر بھی اس کا معاوضہ لیا جاتا ہے۔ اچھے اور تعمیری بلاگ لکھنا اور ان کی اجرت لینا بالکل جائز ہے کہ جن کی مدد سے معاشرے میں تعمیر و ترقی ممکن ہو اور نیکی اور بھلائی کے کاموں پر مدد ملے، ایسے بلاگز صدقہ جاریہ اور ثواب جاریہ میں شمار ہوتے ہیں۔ جبکہ ایسے بلاگز کہ جن سے گناہ اور معاشرتی برائیوں کو فروغ ملے اور معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو، اسے بلاگز لکھنا اور ان کی اجرت لینا جائز نہیں بلکہ گناہ جاریہ ہے۔ انٹرنیٹ پر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز مثلاً؛ یوٹیوب، فیس بک، ٹک ٹاک اور اس طرح کے دیگر پلیٹ فامز پر ویڈیوز اپلوڈ کر کے اجرت حاصل کرنے کا شرعی حکم یہ ہے کہ ایسی ویڈیوز جو جائز اور حلال کام کی ہوں اور ان کی مدد سے معاشرے میں بھلائی اور تعمیر و ترقی کو فروغ ملے، اپلوڈ کرنا اور ان کی اجرت لینا جائز ہے۔ جبکہ ایسی ویڈیوز جن کی مدد سے سے

برائی اور معاشرے میں بگاڑ کو ترویج ملے، اپلوڈ کرنا اور ان کی اجرت لینا گناہ جاریہ اور ناجائز ہے۔

مونی ٹائزیشن کی صورت میں گوگل ایڈ سینس کے ذریعے ویڈیوز پر جو اشتہارات چلتے ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ وہ اشتہارات اگر جائز کاروبار یا اشیاء کی تشہیر کے ہوں اور ان اشتہارات میں کوئی غیر شرعی امور بھی نہ پائے جائیں تو ان اشتہارات کا چلانا اور ان کی اجرت جائز ہوگی ورنہ ناجائز ہوگی بلکہ گناہ جاریہ کا ذریعہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ۔''[16]

"بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برائی کی اشاعت ہو، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے"۔

اچھی بات لوگوں میں پھیلانا صدقہ جاریہ کا باعث ہے کہ لوگ جب تک اس پر عمل کرتے رہیں گے اسے ثواب ملتا رہے گا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ رک جاتا ہے سوائے تین اعمال کے، صدقہ جاریہ، علم جس سے لوگ نفع اٹھائیں اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے"۔[17]

آن لائن ٹریڈنگ کی مصنوعات/مبیعات کا تعارف:

آن لائن ٹریڈنگ ایک ایسا عمل ہے جس میں مالی اشیاء جیسے کہ اسٹاکس، بانڈز، کموڈیٹیز، کرنسیز یا ڈیری ویٹوز وغیرہ کو خریدنے اور بیچنے کا عمل انٹرنیٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے، جو کہ ٹریڈنگ پلیٹ فارمز/بروکریج فراہم کرنے والی ویب سائٹس یا ایپس کے ذریعے کیا جاتا ہے۔[18]

آن لائن ٹریڈنگ کے چند عام اقسام درج ذیل ہیں:

1. اسٹاک ٹریڈنگ: شیئرز کی خرید و فروخت جو سٹاک ایکسچینج پر ہوتی ہے۔
2. فاریکس (Foreign Exchange) ٹریڈنگ: کرنسیوں کے پیئرز کے ساتھ کرنسیوں کی خرید و فروخت جو ایکسچینج ریٹس کی تبدیلیوں سے فائدہ حاصل کرنے کا مقصد رکھتی ہے۔
3. کموڈیٹیز ٹریڈنگ: سونے، تیل، گنا، وغیرہ جیسی خام مواد یا اولیائی زرعی پروڈکٹس کے ساتھ معاملات کرنا۔
4. کرپٹو کرنسی ٹریڈنگ: بٹ کوائن، ایتھیریم، وغیرہ جیسی ڈیجیٹل کرنسیوں کی خرید و فروخت جو کرپٹو کرنسی ایکسچینج پر ہوتی ہے۔
5. آپشنز اور فیوچرز ٹریڈنگ: وعدہ نامے/ معاہدات جو سرمایہ کاروں کو مستقبل میں پہلے سے طے شدہ قیمت اور تاریخ پر اثاثے خریدنے یا فروخت کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔
6. میٹاورس ٹریڈنگ: میٹا ورس میں استعمال ہونے والی مصنوعات مثلاً؛ نان فنجیبل ٹوکن، اوتار، ورچوئل پراپرٹی اور دیگر میٹاورس مصنوعات کی ٹریڈنگ کی جاتی ہے۔

سادہ الفاظ میں آن لائن ٹریڈنگ سے مراد انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے منافع کے حصول کے لیے لیکوڈ اثاثہ جات کا تبادلہ کرنا ہے۔ لیکویڈ اثاثہ جات سے مراد ایسے اثاثہ جات ہیں جنھیں آسانی سے اور بروقت کیش کرنے میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ ہو اور نہ ہی خریدار کی ضرورت ہو۔ جب خریدیں تو فوراً ملکیت میں آجائے اور جب بیچیں تو فوراً ان کی ملکیت سے نکل جائیں اور ان کا عوض مل جائے۔

(ا) آن لائن سٹاک ٹریڈنگ

کسی بھی کمپنی کی بنیادی اکائی شیئر کہلاتی ہے جسے سٹاک مارکیٹ کے ذریعے بیچا اور خریدا جا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ کی بدولت سٹاک مارکیٹ تک رسائی آسان ہو جاتی ہے۔ سٹاک کی خرید و فروخت کی بھی دو صورتیں ہیں؛ ایک صورت طویل المدتی شیئرز کی ملکیت ہے جبکہ

دوسری صورت قلیل مدتی شیئرز کی خرید وفروخت ہے جس میں خریدار کو ملکیتی حقوق نہیں ملتے بلکہ اسے صرف خرید وفروخت کی سہولت میسر ہوتی ہے تاکہ وہ مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ سے فائدہ اٹھا سکے۔ آن لائن سٹاک بروکرز کی مدد سے اندرون ملک کے ساتھ ساتھ بیرون ملک کی بھی سٹاک مارکیٹس میں بھی شیئرز کی ٹریڈنگ کی جاسکتی ہے۔ عالمی سطح پہ آن لائن ٹریڈنگ بروکرز کمپنیاں عوام الناس کو فاریکس ٹریڈنگ کے ساتھ ساتھ آن لائن سٹاک ٹریڈنگ کی بھی سہولت میسر کرتی ہیں۔ ان بروکر کمپنیوں میں آئی کیو آپشنز، ایکسپرٹ آپشنز اور اوکٹا ایف ایکس کمپنیاں ہیں۔ جبکہ اندرون ملک پاکستان سٹاک ایکسچینج میں رجسٹرڈ بروکرز فرمز اندرون ملک سٹاک کی ٹریڈنگ کی سہولت میسر کرتی ہیں۔ ان میں سے اے کے ڈی، اے آر وائی اور کسب سیکورٹیز مشہور ترین فرمز ہیں۔ درج ذیل شرائط کے ساتھ شیئرز کی خرید وفروخت جائز ہے خواہ وہ آن لائن ہو یا آف لائن:

شیئرز ایسی کمپنی کے ہوں جو فی نفسہ موجود ہو، اس کا کاروبار حلال ہو، اس کے پاس منجمد اثاثہ جات موجود ہوں محض نقدی کی صورت میں روپے نہ ہوں۔ اگر شیئرز خریدنے کے بعد معلوم ہوا کہ کمپنی حرام کاروبار میں ملوث ہے تو سالانہ میٹنگ میں اس پر آواز اٹھائی جائے۔ حرام کاروبار کی صورت میں جتنا نفع حاصل ہو اس سے ثواب کی نیت کے بغیر فقراء اور مساکین میں صدقہ کیا جائے۔ سٹہ بازی کی شکل نہ پائی جائے کہ یہ حرام ہے۔ شیئرز پر قبضہ کرنے کے بعد اسے آگے فروخت کیا جائے یا کم از کم رسک (ضمان) کی منتقلی واقع ہو جائے، رسک (ضمان) منتقل ہونے سے پہلے آگے فروخت کرنا ناجائز ہوگا کیونکہ یہ بیع قبل القبض ہے۔

مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ نے لکھا ہے: "کمپنی کا شیئر ہولڈر اس کمپنی کے تمام تجارتی امور میں برابر کا شریک ہوگا۔ تو حرام کاروبار کرنے والی کمپنی یا سودی لین دین کرنے والی کمپنی کے شیئرز کی خرید وفروخت بھی حرام ہے"۔[19]

مفتی نظام الدین رضوی لکھتے ہیں: "مساواتی حصص اپنی شرعی حقیقت کی رو سے شراکت داری کے حکم میں ہیں جو کہ جائز ہے مگر کمپنیاں ترجیح حصص والوں جو مقررہ سود ادا کرتی ہیں چاہے کمپنی کو نفع ہو یا نقصان ہو، نقصان کی صورت میں کمپنیاں نقصان اور ترجیح حصص والوں کو ادا کیا جانے والا سود، مساواتی حصص پر ڈال دیتی ہیں، اس طرح مساواتی حصص والے بالواسطہ سودی لین دین کے مرتکب ہوئے جو کہ شرعاً ناجائز ہے"۔[20]

(۲) آن لائن فاریکس ٹریڈنگ کا شرعی حکم

فاریکس دو انگریزی الفاظ فارن اور ایکسچینج کا مجموعہ ہے جسے مختصراً فاریکس کہا جاتا ہے۔ آن لائن فاریکس ٹریڈنگ سے مراد انٹرنیٹ کے ذریعے غیر ملکی کرنسیوں تبادلہ ہے۔ فاریکس ٹریڈنگ کے مشہور ترین پلیٹ فارم میں میٹاٹریڈر 4 اور اسی کے اپڈیٹڈ ورژن میٹا ٹریڈر 5 کو خاصی مقبولیت حاصل ہیں۔ جہاں مختلف بروکرز اپنے صارفین کو تجارت کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ مشہور فاریکس بروکرز کمپنیوں میں آئی کیو آپشن، ایکسپرٹ آپشنز اور اوکٹا ایف ایکس کا شمار کیا جاتا ہے۔

بروکر فرمز کے پاس اکاؤنٹ کھلوا کر اس میں رقم ڈیجیٹل شکل میں داخل کی جاتی ہے، اس کے بعد اس سے مختلف کرنسیوں کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ جبکہ ایک صورت لیوریج کی بھی ہے جس میں کمپنی اپنی طرف سے بھی ایک بہت بڑی رقم شامل کرتی ہے۔ اس میں دو طرح کی تجارت کی جاتی ہے، سپاٹ ٹریڈنگ اور فیوچر ٹریڈنگ۔ سپاٹ ٹریڈنگ میں موجودہ نرخ پر کرنسیوں کا تبادلہ کیا جاتا ہے اس میں کاپی ٹریڈنگ کی سہولت بھی ہوتی ہے کہ نئے سرمایہ کار کسی پرانے ٹریڈر کی سٹریٹیجی کو کاپی کر کے نفع یقینی بنائیں۔ جبکہ فیوچر ٹریڈنگ میں کسی خاص قسم کی کرنسی میں سرمایہ کاری کر کے اسے لمبے عرصے کے لیے رکھا جاتا ہے جس پر سالانہ شرح کے حساب سے سود ملتا ہے۔

شرعی نقطہ نظر سے آن لائن فاریکس ٹریڈنگ کے احکام بیع صرف والے ہی ہیں کہ اس میں مختلف ملکوں کی کرنسیاں مختلف جنس ہیں، ان کی خرید وفروخت کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے۔ بیع صرف میں مجلس عقد میں بدلین میں سے کسی ایک پر قبضہ ضروری ہے تو آن لائن اکائنٹ میں کرنسی کا منتقل ہونا قبضہ ہی ہے۔[21]

(۳) آن لائن کموڈیٹی ٹریڈنگ کا شرعی حکم

کموڈیٹی ٹریڈنگ میں معدنیات (سونا، چاندی، خام تیل وغیرہ)، اناج (چاول، گندم) اور دیگر خوردنی اشیاء مثلاً چینی وغیرہ کی آن لائن تجارت کی جاتی ہے۔ کموڈیٹی ٹریڈنگ بروکرز میں فاریکس ٹریڈنگ کے بروکرز شامل ہیں۔ کموڈیٹی مارکیٹ میں غذائی اجناس اور قیمتی معدنیات مثلاً؛ سونا، چاندی، مائعات، پٹرولیم مصنوعات، کوئلہ اور گیس وغیرہ کی آن لائن تجارت ہوتی ہے۔ کموڈیٹی مارکیٹ، فوریکس ٹریڈنگ سے اس طور پر مختلف ہے کہ اس میں جن اشیاء کی خرید وفروخت ہوتی ہے وہ عام ضرورت کی چیزیں ہوتی ہیں جن کو بنیاد بنا کر تجارت کرنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ اس حوالے سے محققین کی چار آراء سامنے آئیں:

پہلی رائے:

جس صورت میں سونا اور تیل پر بائع کا حقیقۃً قبضہ پایا جائے اس صورت میں ان کی آن لائن ٹریڈنگ جائز ہے اور جس صورت میں حقیقۃً قبضہ نہ پایا جائے اس صورت میں ان کی آن لائن ٹریڈنگ ناجائز ہے۔ سونا اور تیل پر جس صورت میں قبضہ پایا جاتا ہے اس صورت میں اس کی آن لائن ٹریڈنگ جائز ہے کیونکہ یہ بیع بعد القبض ہے جو کہ جائز ہے۔ کیونکہ اس سے مقصود صرف نفع کا حصول ہوتا ہے، سونا ایک جگہ پڑا رہتا ہے اس صورت میں ان کی آن لائن ٹریڈنگ جائز نہیں کیونکہ منقول چیز کی بیع قبل قبضہ جائز نہیں اور سونا اور تیل منقول چیزیں ہیں۔[22]

دوسری رائے:

حالات وواقعات شاہد ہیں کہ آن لائن کسی چیز کو خریدنے کے بعد خریدار اس میں تصرف مالکانہ پر قادر ہو جاتا ہے وہ چاہے تو اس پر قبضہ کر کے اپنے استعمال میں لائے یا کسی کو نذر یا ہبہ کر دے یا بیچ دے۔ اس پر تصرف سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی تو یہ "حکماً مقبوض" ہے اور بیع کے جواز کے لیے یہ بھی کافی ہے بشرطے کہ بائع کی طرف سے کوئی فریب یا خیانت نہ ہو۔ البتہ مذکورہ صورت خرید وفروخت میں چونکہ اصل سامان خریدار کا دیکھا ہوا نہیں ہوتا اس لیے اسے خیار رؤیت حاصل ہوگا اور کوئی عیب ہو تو خیار عیب بھی حاصل ہوگا۔[23]

تیسری رائے:

قبضہ کی صورت میں ان چیزوں کی آن لائن ٹریڈنگ ماہر وغیر ماہر سب کے لیے جائز ہے اور عدم قبضہ کی صورت میں ماہر کے لیے جائز اور ناتجربہ کار کے لیے ناجائز ہے۔ اگر ایک ملک کے سونے یا تیل کی بیع دوسرے ملک کی کرنسی سے ہو اور اس سونے و تیل پر قبضہ کر کے حصول نفع کریں تو یہ جائز ودرست ہے کہ حقیقت بیع پائی گئی، یعنی "مبادلۃ المال بالمال بالتراضی"۔ اور اگر سونا یا تیل ایک جگہ پڑا ہو تو بیع در بیع ہو کر کسی کا نفع یاب اور کسی کا خسارہ ہونا در حقیقت معنیٰ غرر وخطر والی صورت ہی ہے لہٰذا وہی حکم ہوگا کہ ماہر و مجرب کے لیے جائز ہے اور غیر ماہر کے لیے ناجائز۔ وجہ یہ ہے کہ سونا اور تیل کی ٹریڈنگ کا یہاں صرف ذکر ہی ہوتا ہے، واقعتاً تیل و سونا کچھ نہیں ہوتا ہے۔ ایک فرضی سونا و تیل پر بیع در بیع ہو کر نفع مطلوب ہوتا ہے اور یہی معنیٰ غرر و شبہ قمار ہے جو ناجائز و باطل ہے۔[24]

چوتھی رائے:

جائز ہے، اس لیے کہ نفاذ و صحت بیع کے لیے مبیع پر قبضہ ہونا ضروری ہے اور سونا اور تیل میں قبضہ پایا جاتا ہے جیسا کہ فاریکس ٹریڈنگ کی تشریح میں بتایا گیا ہے۔ نیز آن لائن اشیاء کی بیع وشراء میں خریدار کو بیع پر تصرف کا حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ چاہے تو اسے قبضہ کر کے اپنے کام میں لائے یا بیع وہبہ کر دے۔ بیع کی صحت وجواز کے لیے قدرت علی القبض بھی کافی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہاں بیع نوع جنس کے اعتبار سے متعین ہے، ذات و شخص کی حیثیت سے متعین نہیں۔ اس لیے یہاں بیع کے ہلاک ہونے کا نہ خدشہ ہے اور نہ ہی انفساخ

عقد کا کوئی اندیشہ کہ جس کی وجہ سے عقد فاسد ہو جائے۔ البتہ یہ کاروبار اسی کے لیے جائز ہے جسے اس میں مہارت ہو ورنہ اپنا مال ضائع کرنا ہوگا اور یہ ناجائز ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے:

"کبوتر ملے ہوئے کہ صبح کو اڑائے جاتے ہیں اور شام کو گھر پلٹ آتے ہیں ان کی غیبت میں بیع صحیح ہے کہ رجوع مرجوع ہے تو قدرت علی التسلیم حکماً حاصل ہے، یونہی جب بینہ عادلہ موجود ہے تو ڈگری ملنے کی قوی امید ہے، تو یہاں بھی قدرت حکمیہ حاصل اور یہی بس ہے۔[25]"

فتاوی شامی میں ہے: " عقد عوض کے ہلاک ہونے کے سبب فسخ نہیں ہوتا، پس اس میں قبل القبض تصرف جائز ہے۔"[26]

بہر حال سونا اور تیل کی آن لائن ٹریڈنگ ماہر کے لیے جائز ہے بشرطے کہ نفع کا حصول مظنون ہو اور غیر ماہر کے لیے ناجائز۔ آن لائن سونا اور تیل کی خریداری کا بھی وہی حکم ہے جو کرنسی کی خریداری کا ہے کہ پہلی بیع تو صحیح ہے، مگر سونا اور تیل کی خرید کا مقصد یہاں یہ نہیں کہ مشتری سونا اور تیل پر قبضہ کرکے اسے اپنے استعمال میں لانا چاہتا ہے۔ اگر ایسا کرنا چاہے تو اس میں کافی لاگت آئے گی۔ بلکہ مقصد کرنسی کی طرح ان کی بھی بیع در بیع کرکے نفع کمانا ہے اور کرنسی کی طرح اس پر بھی قبضہ نہیں ہوتا، بلکہ یہ سامان اپنی جگہ پڑے رہتے ہیں اور خرید وفروخت کا عمل جاری رہتا ہے۔ تو جو لوگ اس میدان کے آدمی ہیں فاریکس کی تجارت کے نشیب وفراز سے بھلی بھانت واقف ہیں اور ان کے لیے نفع کا حصول مظنون ہو تو جائز ہے لیکن ان لوگوں کے لیے جن کے پاس سرمایہ بہت کم اور اس کاروبار کے اتار چڑھاؤ سے پوری طرح واقف نہیں ہیں تو ان کے لیے سونا اور تیل کی آن لائن ٹریڈنگ جائز نہیں ہے۔[27]

(۴) کرپٹو ٹریڈنگ کا شرعی حکم

کرپٹو کرنسیاں عصر حاضر کا ایک بہت بڑا چیلنج ہیں جنھیں بلاک چین سسٹم کے تحت الگورتھم کے ذریعے تخلیق کیا جاتا ہے۔ ان کرنسیوں کی قیمت ان کی مائننگ پر آنے والے بجلی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اخرجات کے تحت وجود میں آتی ہے۔ کرپٹو کرنسیوں کو بھی مختلف بروکر پلیٹ فارمز کے ذریعے ٹریڈ کیا جاتا ہے۔ لوگ مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ سے مستفید ہونے کے لیے ان میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ بٹ کوئن، ایتھریم اور لٹ کوئن وغیرہ مشہور ترین کرپٹو کرنسیاں ہیں۔ جبکہ کرپٹو ٹریڈنگ کے بروکر پلیٹ فارمز میں بائنانس، کوئن بیس اور کراکین مشہور ترین ایکسچینج ہیں۔ کرپٹو کرنسیاں شرعی اور قانونی طور پر ابھی کسی حتمی نتیجے تک نہیں پہنچیں، تاہم شرعی و قانونی ماہرین اس کے استعمال، اہمیت اور اثرات کے پیش نظر اس کی تحقیقات میں مگن ہیں تاکہ کوئی حتمی اور خاطر خواہ نتیجہ برآمد کیا جا سکے۔ پاکستان سمیت کئی ممالک میں اس کے بے تحاشہ استعمال، ملکی کرنسی و معیشت پر مضر اثرات کے پیش نظر قانونی اور شرعی دونوں طرح سے فی الحال کرپٹو ٹریڈنگ ممنوع ہے۔ کرپٹو کرنسی کی تجارت کو درج ذیل وجوہات کی بنیاد پر ناجائز قرار دیا گیا ہے:

1۔ اسے کرنسی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ کرنسی کا مقصد اس کے ذریعے خرید وفروخت ہوتا ہے جبکہ کرپٹو کرنسی کا تاحال کوئی استعمال نہیں ہے اگرچہ کئی جگہوں پہ ان کا لین دین کیا جاتا ہے مگر ابھی تک پاکستان میں سرکاری سطح پہ اس کے لین دین پر پابندی ہے۔ تو ان کی خرید وفروخت کا مقصد فی الحال نفع کا حصول ہے جو کہ شرعاً سٹہ ہے اور ممنوع ہے۔[28]

2۔ کرپٹو کرنسی کے پس منظر میں کسی قسم کا کوئی مال موجود نہیں جیسا کہ روایتی کرنسی کے پس منظر میں مال موجود ہے۔ نیز روایتی کرنسی ملکی حکومتیں جاری کرتی ہیں اور اس کی مالیت کی ضامن بھی ہوتی ہیں جبکہ کرپٹو کرنسی کسی حکومت کی جانب سے جاری نہیں کی گئی بلکہ پرائیویٹ کمپنیوں کی جانب سے جاری کی جاتی ہیں اور ان کے پس منظر میں کسی حکومت کی ضمانت بھی موجود نہیں۔

3۔ کرپٹو کرنسی کی تجارت سے کئی لوگوں کا معاشی استحصال واقع ہوا ہے، مشاہدہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ عام لوگ اس سے نفع کم ہی اٹھا پاتے ہیں جبکہ بڑے بڑے سرمایہ کار اس سے نفع اٹھاتے ہیں عموماً کرنسی جاری کرنے والی کمپنیاں لوگوں کی سرمایہ کاری کا فائدہ اٹھاتی ہیں۔ بھاری مقدار میں سرمایہ کاری کرکے اس کی قیمت بڑھا دیتی ہیں پھر یکایک اپنا سارا سرمایہ نکال لیتی ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہوتا ہے

کہ انھیں تو کافی مقدار منافع مل جاتا ہے جبکہ چھوٹے سرمایہ کاروں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔اس طرح دولت چند سرمایہ داروں تک محدود ہو جاتی ہے۔ جس کی قرآن نے سختی سے ممانعت کی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"كَيۡ لَا يَكُونَ دُولَةَۢ بَيۡنَ ٱلۡأَغۡنِيَآءِ مِنكُمۡۚ۔"

"تاکہ دولت تمھارے مالداروں تک محدود نہ ہو"۔

دولت کے اس طرح سمٹ کر چند ہاتھوں تک محدود ہونے کا اثر عمومی اور عوامی سطح پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے معیشت افراط و تفریط کا شکار ہو جاتی ہے، افراط زر بڑھ جاتا ہے اور معاشرے میں غریب غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے اور امیر امیر تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

4۔ کرپٹو ٹریڈنگ غیر ملکی کرنسی میں ہوتی ہے یعنی مخصوص ملکوں کی کرنسی کی بنیاد بنا پر ٹریڈ کی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے غیر ملکی کرنسی خصوصاً ڈالر کی مانگ میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے اس کی قدر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ملکی کرنسی کی قدر میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔اس کا نقصان ملک و قوم دونوں کو بھگتنا پڑتا ہے اسی وجہ سے کئی ایشیائی ممالک میں کرپٹو اور فاریکس ٹریڈنگ پر پابندی لگائی جا چکی ہے۔

5۔ کرپٹو ٹریڈنگ کے راستے منی لانڈرنگ کی راہ ہموار ہو جاتی ہے، اگر کوئی بھی شخص اپنے اثاثے ملک سے باہر منتقل کرنا چاہے تو وہ کرپٹو کرنسی میں سرمایہ کاری کر کے بیرون ملک جا کر باآسانی نکلوا سکتا ہے۔ منی لانڈرنگ ایک نا قابل معافی جرم اور قانون کی خلاف ورزی ہے اور جو قانون شریعت سے متصادم نہ ہو اس پہ عمل کرنا شرعاً واجب ہے۔

(۵) میٹاورس ٹریڈنگ کا شرعی حکم

میٹاورس ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مخصوص پلیٹ فارم کے صارفین دوسرے صارفین کے ساتھ کمپیوٹر سے تیار کردہ ورچوئل ریئلٹی ماحول میں بات چیت کر سکتے ہیں۔[29] میٹاورس کو ورچوئل رئیلٹی (مجازی دنیا) بھی کہا جا سکتا ہے۔در حقیقت اس میں انٹرنیٹ اور اس کے مندرجات کو تھری ڈی کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ میٹاورس کے چند اہم ترین مقاصد ورچوئل میٹنگ، ورچوئل کلاس، ورچوئل کانفرنس، تھری ڈی گیمز، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، انٹرٹینمنٹ کے مواقع، آن لائن ہیلتھ سروسز ہیں۔ان سرگرمیوں کے لیے درج ذیل تھری ڈی اشیاء ضروری ہیں:

تھری ڈی شناخت (اوتار/Avatar)، تھری ڈی ورچوئل آفس، تھری ڈی ورچوئل کانفرنس ہال،

تھری ڈی ورچوئل کلاس روم، تھری ڈی ورچوئل شاپ اور تھری ڈی ورچوئل لینڈ ۔

مندرجہ بالا اشیاء کو نان فنجیبل ٹوکن/این ایف جی (NFG) کہا جاتا ہے اور ان کی خرید و فروخت کرپٹو کرنسی کے ذریعے کی جاسکے گی۔ میٹاورس میں این ایف جی مبیع کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ کرپٹو کرنسی کی حیثیت ثمن کی ہو گی۔ شریعت اسلامیہ کی رو سے کسی چیز کے مال ہونے کے لیے شرط ہے کہ اس کا صحیح استعمال ہو، میٹاورس کی مصنوعات کا معقول استعمال ہے جیسا کہ آن لائن کلاس، آن لائن میٹنگ، آن لائن کانفرنس اور آن لائن خرید و فروخت وغیرہ، اسی طرح اس کا غلط استعمال بھی ہے جیسا کہ فحاشی و عریانی پر مشتمل تصاویر، ویڈیوز اور ایپلیکیشنز وغیرہ۔ انٹرنیٹ، کمپیوٹر اور موبائل فون کا استعمال بھی درست اور غلط دونوں طرح سے کیا جاتا ہے تو شرعی نقطہ نظر سے ان اشیاء کا درست استعمال جائز جبکہ غلط استعمال ناجائز ہے۔ اسی طرح میٹاورس میں این ایف جی کا درست استعمال جائز ہونا چاہیے اور غلط استعمال ناجائز ہونا چاہیے۔ نیز این ایف جیز کی خرید و فروخت میں کرپٹو کرنسی کا استعمال بھی متحقق ہو جائے گا جس کی بدولت کرپٹو کرنسی کے شرعی و قانونی احکام بھی تبدیل ہو جائیں گے۔ البتہ میٹاورس کی اہمیت اور مثبت استعمالات کے باوجود اس کے اخلاقی، معاشرتی اور معاشی نقصانات کا انکار نہیں کیا جا سکتا، اور اس کے جواز و عدم جواز کا حتمی فیصلہ شرعی تحقیقات کے مرہون منت ہے۔

خلاصہ

ای کامرس اور آن لائن ٹریڈنگ کو عصر حاضر میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔اسلامی مالیات کے میدان میں ای کامرس اور آن لائن ٹریڈنگ کو لے کر تحقیقات کا نیا سلسلہ شروع ہو چکا ہے، انٹرنیٹ کے ذریعے اشیاء، خدمات اور معلومات کی خرید و فروخت کرنا ای کامرس کہلاتا ہے۔ای کامرس کے میدان میں حسی اشیا، غیر حسی اشیاء اور غیر منقولی جائیداد کی خرید وفروخت میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ما وسوائے چند چیزوں کے، جیسے؛ بیع قبل القبض، بیع فاسد، بیع باطل وغیرہ۔ ای کامرس میں خدمات کے تبادلہ میں اجارہ اور کمیشن ایجنٹ (وکالت و دلالت) کے شرعی احکام پر عمل کرتے ہوئے فری لانسنگ کے ذریعے اجرت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ معلومات کے تبادلہ میں آن لائن ٹیچنگ، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، بلاگنگ، سوشل میڈیا اور مونی ٹائزیشن میں اجارہ، وکالت اور دلالت کے احکام کی پیروی کرنے کے ساتھ ساتھ اشاعت فاحشہ سے بچ کر جو اجرت حاصل کی جائے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جبکہ انٹرنیٹ کے ذریعے مالی آلات (اثاثہ جات) کی خرید و فروخت کو آن لائن ٹریدنگ کہا جاتا ہے، آن لائن ٹریڈنگ میں آن لائن سٹاک ٹریڈنگ، آن لائن فاریکس ٹریڈنگ، آن لائن کموڈیٹی ٹریڈنگ ، کریپٹو ٹریڈنگ اور میٹاورس کی مصنوعات کی ٹریڈنگ شامل ہے۔ آن لائن ٹریڈنگ میں کئی شرعی خرابیاں بھی ہیں مثلاً سٹہ، بیع قبل القبض، سرمایہ داری کو فروغ اور قومی معیشت کا استحصال وغیرہ۔ جواز کی بہت ہی محدود صورتیں ہیں جن کی بھاری شرائط و قیودات ہیں جن کا لحاظ رکھنا عام آدمی کے لئے مشکل ترین ہے، البتہ ایسا آدمی جو آن لائن ٹریڈنگ کی مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ شرعی احکام کا بھی علم رکھتا ہو، اسے کے لیے ان شرائط و قیودات کا لحاظ رکھنا ممکن ہے۔

سفارشات

1) ای کامرس اور آن لائن ٹریڈنگ کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر علوم اسلامیہ کے میدان میں تحقیقات کرنے والے محققین کو اس طرف توجہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

2) ای کامرس و آن لائن ٹریڈنگ کے میدان میں تحقیقات کے لیے اسلامی مالیات کے طلبا کو بنیادی معلومات سے آگاہی ضروری ہے۔

3) اسلامی مالیات کے میدان میں بی ایس سطح پر ایسا تخصص ضروری ہے جو کہ ای کامرس اور آن لائن ٹریڈنگ سے متعلق ہو تاکہ بی ایس، ایم فل/ایم ایس اور پی ایچ ڈی سطح پہ کماحقہ تحقیقات کی جا سکیں۔

4) اسلامی مالیات کے میدان میں تحقیقات کے ذریعے ایسا نظام پیش کرنے کی اشد ضرورت ہے جو موجودہ کرنسی کے نظام، فاریکس ٹریڈنگ اور کریپٹو کرنسی کے متبادل کے طور پر پیش کیا جاسکے اور ان کے مضر اثرات سے بچا سکے۔

5) اسلامی مالیات کے محققین ای کامرس اور آن لائن ٹریڈنگ سے استفادہ کے لیے موثر لائحہ عمل تیار کرنے پر توجہ دیں اور تحقیقات کے ذریعے ناجائز صورتوں کا متبادل پیش کریں۔

مصادر و مراجع

---

1. Turban, Efraim, Electronic Commerce (A Managerial and Social Networks Perspective) 8th Edition, Springer Cham Heidelberg New York Dordrecht London, P 7

2 https://wp.nyu.edu/dispatch/an-introduction-to-online-trading/ accessed on 15-10-2023

3۔ سورۃ البقرۃ، 275:2

Surah Al-Baqara 2 : 275

[4] ۔ابن ھمام، کمال الدین، فتح القدیر، دار العلم، بیروت، 1433ھ، کتاب الوکالۃ، ج:8، ص:3

Ibn-e-Humam, Fath-ul-Qadeer, Vol 8, P 3

[5] ۔امام نسائی ،احمد بن شعیب، السنن، ج:7، ص:289، مکتبۃ المطبوعات الاسلامیۃ، حلب، 1430ھ، کتاب البیوع، باب بیع مالیس عند البائع، حدیث:4617

Imam Nasa'I, Al-Sunan, Hadith : 4617

[6] ۔شامی، محمد امین ابن عابدین، ردالمحتار، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، 1995، کتاب البیوع، فروع فی البیع، ج:4، ص:560

Shami, Rad-ul-Muhtar, Vol 4, P 560

[7] ۔الکاسانی، ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دارلکتب العلمیہ، بیروت، 1433ھ، کتاب البیوع، فصل فی حکم البیع، ج 5، ص 233

Kasani, Bidae-ul-Sanae, Vo 5, P 233

[8] ۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ ،ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، 1994، الکتاب الأول فی البیوع، الباب الرابع: فی بیان المسائل المتعلقۃ فی الثمن والمثمن بعد العقد، الفصل الأول: فی بیان حق تصرف البائع بالثمن والمشتری بالمبیع بعد العقد وقبل القبض، المادۃ:253، ص 52

Mhjalla Al- Adaliya,P 52

[9] ۔شامی، ردالمحتار، کتاب البیوع، ج 4، ص 502

Shami, Rad-ul-Muhtar, Vol 4, P 502

[10] ۔شامی، ردالمحتار، کتاب البیوع، باب بیع الفاسد، ج 5، ص 59

Shami, Rad-ul-Muhtar, Vol 5, P 59

[11] ۔شامی، ردالمحتار، کتاب البیوع، ج 4، ص 501

Shami, Rad-ul-Muhtar, Vol 4, P 501

[12] ۔سورۃ المائدہ، 2:5

Surah Al-Ma'ida 5 : 2

[13] ۔امام ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، دار المعرفہ، بیروت، 1438ھ، ج 3، ص 326، باب العنب یعصر للخمر، رقم الحدیث 367

Imam Abu Dawood, Al-Sunan, Hadith : 367

[14] ۔ابن نجیم، زین الدین، البحر الرائق شرح کنزالد قائق، نور محمد کتب خانہ، کراچی، 1990، ج 8، ص 22

Ibn Najeem, Al-Bahr Al- Ra'iq, Vol 8, P 22

[15] ۔الکردی، محمد بن محمد بن شہاب، المناقب الکردری، داراحیاالتراث العربی، بیروت، 1436ھ، ص 11

Al-Kardi, Al-Manaqib, P 11

[16] ۔سورۃ النور، 19:24

Surah Al-Noor 24: 19

[17]۔ امام مسلم حجاج بن قشیری، الجامع الصحیح، کِتَاب الْوَصِيَّةِ، باب مَا يَلْحَقُ الإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ: رقم الحدیث: 4223

Imam Muslim, Al-Jami Al-Sahih , Hadith: 946

[18] https://wp.nyu.edu/dispatch/an-introduction-to-online-trading/ accessed on 18-10-2023

[19]۔ مفتی وقارالدین، وقارالفتاوی، بزم وقارالدین، کراچی، 2010، ج1، ص234

Mufti Waqr-ud-Din, Waqar-ul-Fatawa, Vol 1, P 234

[20]۔ مفتی نظام الدین رضوی، شیئرز کا کاروبار (شرعی مسائل)، فرید بک سٹال، لاہور، 2015، ص59

Mufti Nizam-ud-Din, Shares ka karaobar, P 59

21۔ ماہنامہ اشرفیہ، لاہور، جلد 43، شمارہ 1، خصوصی شمارہ جنوری 2019ء، ص: 45

Monthly Journal Ashrafiah, P 45

22۔ ماہنامہ اشرفیہ، جلد 43، شمارہ 1، شمارہ جنوری 2019ء، ص: 42

Monthly Journal Ashrafiah, P 42

23۔ م اہنامہ اشرفیہ، خصوصی شمارہ دسمبر 2016ء، ص: 16

Monthly Journal Ashrafiah, P 16

24۔ ماہنامہ اشرفیہ، جلد 43، شمارہ 1 خصوصی شمارہ جنوری 2019ء، ص: 42

Monthly Journal Ashrafiah, P 42

25۔ امام احمد رضا خان قادری، فتاویٰ رضویہ، رضا فاونڈیشن، لاہور، 2010، ج17، ص82

Imam Ahmad Raza , Fatawa Razviah, V 17, P 82

26۔ شامی، ردالمحتار، ج7، ص370

Shami, Rad-ul-Muhtar, Vol 7, P 370

27۔ ماہنامہ اشرفیہ، جلد 43، شمارہ 1، خصوصی شمارہ جنوری 2019ء، ص: 42

Monthly Journal Ashrafiah, P 42

28۔ تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، دارالاشاعت، کراچی، 2020 ج2، ص92

Tijarat kay Masa’il ka Encyclopedia, V2,P92

[29] https://www.daytrading.com/metaverse accessed on 20-10-2023